نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۱۹ — ۷ مئی ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عـ۲ ؍

اطفاع بیرونجات سے مع محصول ڈاک۔ عـ۲ ؍۸

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی۔ عـ۲ ؍

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی۔

ایڈیٹوریل

اور وہ یہہ کہکے اُنکے دیکھتے ہوئے اوپر اُٹھایا گیا۔ اور اُسکے جاتے ہوئے جب وے آسمان کیطرف تک رہے تھے دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے اُنکے پاس کھڑے تھے اور کہنے لگے اَی جلیلی مردو کیوں کھڑے آسمان کیطرف دیکھتے ہو؟ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہی اُسیطرح جسطرح تم نے اُسے آسمان کو جاتے دیکھا پھر آویگا۔ اعمال ۱-۹ و ۱۰ و ۱۱۔ لکھنؤ کے ایک اخبار میں بقول عام ایک مسلمان ازدکن نے مولوی غلام احمد صاحب قادیانی کے عجیب وغریب دعویٰ کے ابطال میں اپنی رائے ظاہر کی ہی۔ قادیانی صاحب کا دعویٰ ہی کہ میں موعودہ مسیح ہوں۔ اور اس دعویٰ کی تائید میں آیات ربّانی پیش کرتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ وہ آیات ربّانی توریت اور زبور وانجیل کی ہیں یا کہ قرآن کی؟ راقم مسلمان ازدکن کا بیان ہی کہ "قادیانی صاحب جناب مسیح علیہ السلام کو مُفت بے موت مارے ڈالتے ہیں۔ اور اپنے ظہور کی سند ربّانی کتب اربعہ سماوی سے ثابت کرتے ہیں حالانکہ قرآن میں صاف لکھا ہی وما قتلوہ وما صلبوہ۔" راقم دکنی کا یہہ لکھنا کہ وہ اپنے ظہور کی سند کتب اربعہ سماوی سے ثابت کرتے ہیں۔ صحیح طور پر معلوم نہیں ہوا کہ علاوہ قرآن کے ثلثۃ الکتب کی کونسی آیات قادیانی صاحب نے اپنے موعودہ مسیح ہونے کے دعویٰ میں کبھی پیش کی ہیں۔ بلکہ جہانتک اُنکے اشتہار مجریہ ۲۶ مارچ سنہ رواں سے ہمیں معلوم ہوتا وہ اپنا دعویٰ قرآن اور احادیث صحیحہ کے موافق ومطابق بتلاتے ہیں۔ نہ یہہ کہ توریت وزبور وانجیل کے مطابق۔ کتب مقدسہ والے مسیح اور قرآنی مسیح کے حالات زندگی اور موت وقیامت کو کتب مذکورہ میں پڑھکر کوئی منصف ودانا ہشکل تسلیم کریگا کہ وہ وہی ایک مسیح ہی جو آیا تھا اور پھر آنیوالا ہی۔ مسیح موعود کا بیان واحوال جو اُن پاک کتابوں میں درج ہی اگر صحیح مانا جائے تو بالفرور قرآن واحادیث کا بیان کسی صورت سے صحیح نہیں ٹھہر سکتا۔ اگر کتب سابقہ والا مسیح فی الحقیقت وہی ہی۔ جنے اپنے مرنے کے پیچھے آپ کو بہت سی قوی دلیلوں سے زندہ ثابت کیا۔ اور اپنے رسولوں کے دیکھتے ہوئے آسمان پر چلا گیا۔ اور بدلی نے اُسے اُنکی نظروں سے چھپا لیا۔ تو قرآن والا وما قتلوہ وما صلبوہ کوئی سُنا سُنایا یا کوئی خیالی مسیح ہوگا۔ جسے آسمان کو جاتے ہوئے دیکھنے والا کوئی معتبر گواہ ہرگز نہیں ہی۔ بیشک قادیانی صاحب نے اشتہار مذکورہ میں لکھا تو ہی کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہی۔ مگر یہہ نہ بتایا کہ اسکی طرح وفات کیا تھی۔ اور نہ اُنکے بیان سے مسیح کا تیسرے روز

ہی صاف ظاہر ہوتا بلکہ وہ یہہ لکھتے ہیں کہ اُنکی روح اپنے خالہ زاد بھائی یحییٰ کی روح کے ساتھ دوسرے آسمان پر ہے۔ پس ملکی مسلمان اور قادیانی صاحب اس اُنکے مسیح کے حق میں جسکا ذکر قرآن و احادیث محمدیہ میں پایا جاتا آپہی فیصلہ کرلیں۔ کیونکہ فریقین کا بیان کلام اللہ یعنی توریت وزبور وانجیل کے مخالف ہے۔ اور مسیحیوں کو ضرور نہیں کہ وے اُس قرآنی مسیح اور قادیانی مسیح کی حقانیت کی تفتیش پر متوجہ ہوں۔ کتب مقدسہ کے مطابق مسیحی یقیناً جانتے ہیں کہ خدا نے اُسی یسوع کو جسے اسرائیلیوں نے صلیب دی خداوند اور مسیح کیا ہے۔ اور موت کے بند کھول کے اُٹھایا اور داہنے ہاتھ آسمان پر بلند کیا ہے۔ جہاں سے وہ عدالت کے لئے پھر آویگا۔ اور جیسا اُسکو جاتے دیکھا ہے ویسے ہی اُسکو آتے دیکھینگے ۔

مسٹر لی سی بنرجی جنہوں نے ماہ گذشتہ میں بمقام حیدرآباد سندہ خداوند مسیح پر ایمان لاکے بپتسما حاصل کیا۔ اور جن کا ذکر ہم نے پنجاب مشن نیوز مطبوعہ ۔ اپریل سے ترجمہ کرکے پرچہ گذشتہ میں لکھا اور بیان کیا تھا کہ وہ اب ایک ماہوری انگریزی جرنل ماہ جون ۱۹۱۵ء سے جاری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جسکا پراسپکٹس معہ ایک چٹھی کے انہوں نے ہمارے پاس برائے اندراج نور افشاں بھیجا ہے۔ اپنی چٹھی میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ "پراسپکٹس سے آپ صاف معلوم کرینگے کہ میں کن طریقوں پر کاربند ہونا چاہتا ہوں۔ خدا کو یہہ پسند آیا کہ اُسنے اپنے بڑے رحم سے یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ اور اپنا بادشاہ جاننے اور اُس کو پیار کرنے کے لئے میری رہنمائی کی ہے۔ اور میں مقدور بھر اپنے ہموطنوں میں اسکی بادشاہت کو پھیلانیکے لئے آرزومند ہوں۔ لیکن ہندوستان میں اسکے نام کے خلاف بڑا تعصب ہے کیونکہ لوگ اسکو ایک بڑا بگاڑنے والا سمجھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ وہ ہندوستانی قومیت اور یہہ ایک اچھی اور سچی

چیز کو برباد کردینے والا ہے۔ میرا مقصد یہہ ہے کہ ظاہر کروں کہ مشرقی رشی اور سینٹ لوگ۔ جہانتک کہ وہ راست ہیں۔ اپنا اتحاد وکاملیت مسیح یسوع میں جو کامل عظم ہے۔ پاتے ہیں۔ روشنی شکستہ کے ذرات ملک میں منتشر ہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ یہہ ظاہر کروں کہ وہ تمام یسوع مسیح میں باہم متفق ہیں جو نور دل کا نور ہے۔ جبتک کہ مسیح کا عالمگیر کیریکٹر قایم نہ کیا جائیگا ہندو مشکل سے اُسکے دعووں کو پہچانے گا۔ پس میں خیال کرتا ہوں کہ آپ اس میگزین کے اجرا کے مقاصد کو پسند کرینگے اور اس کام کے چلانے میں جو میں نے اختیار کیا ہے ضروری مدد دینگے۔

میگزین مذکورہ کا نام **اٹونمنٹ** (کفارہ) ہوگا۔ جسکے مقاصد حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ خدا کی ابویت اور انسان کی اخوت کی منادی کرنا ۔

۲۔ یوگ (کمیونین) اور بھگتی (عبادت محبت) اور اُن سچائیوں کا جو ویدا۔ اُپنشد۔ گیتا۔ بھاگوت اور دیگر شاستروں میں ہیں بیان کرنا ۔

۳۔ بودھ۔ محمد۔ نانک۔ چیتنیہ۔ کیشب چندر سین اور دیگر بزرگوں مختلف الزمان والمکان کی زندگی اور تعلیم کا بیان کرنا ۔

۴۔ خدا کے ازلی بیٹے کی منادی کرنا۔ جسکا نکلنا قدیم سے ایام الازل سے ہے۔ (میکاہ ۵-۲) جو ہر ایک آدمی کو جو دنیا میں آتا ہے روشن کرتا ہے (یوحنا ۱-۹) جو یسوع مسیح میں مجسم ہوا اور جسنے شریعت اور انبیاء کو کامل اور پورا کیا۔ جسکے صلیبی موت تک فرمانبردار رہنے سے انسان راستباز ٹھہرتا ہے۔ اور جو خدا اور انسان کے ساتھ ایک ہے۔ اور جو کفارہ ہے کیونکہ صرف اُسمیں انسان خدا کے ساتھ میل پاتا ہے ۔

۵۔ روح القدس کی منادی کرنا۔ جو پاکیزہ کرنیوالا۔ دائم حاضر اور خیط معظم ہے۔ اور ایک سچی کلیسیا کا تعمیر کرنیوالا ہے ۔

۶۔ مقدسوں کی رفاقت کی منادی کرنا ۔

۷۔ ایمان۔ اُمید۔ محبت۔ اور دینداری کے چلن کی تاکید کرنا ۔

۸۔ اپنے آسمانی باپ کا جلال ظاہر کرنا ۔

نوٹس

اُن سبھوں سے جو سچائی کو پیار کرتے ہیں۔ خواہ وہ کچھ ہی عقیدہ رکھتے ہوں۔ مدد کی درخواست کی جاتی ہے۔ اس میگزین کے صفحے تمام مذہبی و اخلاقی مضامین پر صاف مباحثہ کرنیکے لئے کشادہ و آزاد رکھے جائینگے ۔

اٹونمنٹ۔ رائیل آکٹیو کاغذ کے ۴۸ صفحوں پر ماہ جون ۱۹۱۵ء سے ماہوار شایع ہوگا۔ اور اسکی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک تین روپیہ آٹھ آنہ ہوگی ۔

بی۔ سی۔ بنرجی
حیدرآباد سندہ

ہم افسوس کرتے ہیں کہ لکھنؤ کا ایک اخبار کوکب ہند جو نور افشاں کے تبادلہ میں مدت مدید سے آتا ہے دو ہفتہ ہائے گذشتہ سے موصول دفتر نہیں ہوا۔ ورنہ ہماری نظر سے وہ مضمون جو بحوالہ اخبار مذکور ہمارے معزز ناظرین نے برائے اندراج نور افشاں بھیجا ہے ضرور گذرتا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ "کوکب ہند مورخہ ۲۴۔ اپریل ۱۹۱۵ء سے ظاہر ہوتا ہے کہ حیدرآباد میں لیورپول جانے کیواسطے محمدیوں کی طرف سے ایک مشن تیار کیا گیا تھا۔ سب تیاریاں کی گئی تھیں منادو مقرر ہوگئے تھے۔ اور جہاز میں سوار ہونیکی تاریخ کی اطلاع دی گئی تھی کہ اس عرصہ میں انکو لیورپول کے محمدیوں کا اصلی حال معلوم ہوگیا۔ لہذا وہاں جانیکا ارادہ ملتوی کیا گیا۔ معلوم نہیں کہ یہہ خبر کہانتک صحیح ہے۔ بہرحال یہہ ظاہر ہے کہ اب وہ شور اشوری کسیقدر بے دلی کے ساتھ مبدل ہوگئی اور ٹھنڈی جاتی ہے۔ اور یہہ نہ صرف ہمارا ہی خیال ہے بلکہ

اخبارات بھی اسکے موید ہیں جیساکہ گذشتہ نور افشاں کے ایڈیٹوریل کالموں میں ہم اسکا ذکر کرچکے ہیں ✚

مولوی صفدر علی صاحب کے اُس مضمون کا ذکر جو دربارہ تعلیم دیسی مسیحیوں کے اُنہوں نے لکھکر بھیجا۔ ۱۰۔ ۲۰ اپریل ۱۹۰۸ع کو بمقام امرتسر جلسہ چرچ کونسل میں پڑھا گیا۔ قبل ازیں کسیقدر نور افشاں میں لکھا گیا تھا ۰۰ اب مضمون مذکورہ حسب فرمایش سردار شیر سنگھ صاحب باجوہ منصف عدالت دیوانی شہر جالندھر مطبع آفتاب ہند جالندھر سے شایع ہوکے ہمارے پاس بھی بھیجا گیا ہی۔ جسکو ہم بغور دیکھی دیکھ رہے ہیں اور بعد مطالعہ اور غور کامل کے جو کچھہ ہماری ناچیز رائے میں بہتر معلوم ہوگا اسکی نسبت ضرور کچھہ لکھینگے ۰۰ فی الحال اتنا کہنا مناسب جانتے ہیں کہ مولوی صاحب موصوف جو واقعی مسیحی طلبہ کی تعلیم کے بارہ میں نہایت متفکر و متردد ہیں۔ اور اُنکی دینی و دنیوی حالتوں کے سدھرنے اور غیر اقوام کے ساتھ (قدم بقدم نہیں تو پیچھے پیچھے ہی صحیح) علم و ہنر میں ترقی کرنیکی تدابیر سوچنے اور بتلانے میں سچی دلی ہمدردی اور قومی محبت کا ایک ایسا اظہار کررہے ہیں۔ کہ اگر چند اَور لایق قوم دوست مسیحی اُنکے ہم خیال اور شامل حال ہوکر مقاصد مطلوبہ کے انجام دینے پر مستعد ہوجائیں تو اُن تجاویز مندرجہ مضمون مذکورہ و رسالہ خلاصہ مضمون۔ میں کامیاب ہونے میں کچھ شک نہیں ہی۔ اور انخداوند بھی اس کارعظیم میں اُنکے ساتھ ہوکر ضرور مدد کریگا۔ بشرطیکہ اَور بزرگان دین بھی (ہماری مراد دیسی بزرگان دین سے ہی۔ کیونکہ ولایتی بزرگان دین تو بہت کچھ کرچکے اور کررہے ہیں) ڈھیلے ہاتھہ اور سست گھٹنوں کو سیدھا کریں ✚

افسوس ہی کہ یہہ مضمون پنجاب۔ اودھ۔ ممالک مغربی و شمالی و ممالک متوسط کی بابت ہی لکھا گیا ہی اور راجپوتانہ کے غریب دیسی مسیحیوں کا اسمیں کچھ ذکر نہیں ہی ۰۰ ضرور ہی کہ سب ملکوں کے علی و ادنیٰ دیسی مسیحیوں کو اس بڑے درجے کی ضرورت سے مطلع کیا جائے۔ پس ہم وقتاً فوقتاً اسپر لکھتے رہینگے ✚

مسیح کی عدیم النظیر شخصیت

جب ہم اُن خاص وسیلوں پر جو اُسنے آدمیوں کو اپنی بادشاہت میں لانے کے لئے اختیار کئے غور کرتے ہیں۔ تو ہم مسیح کی تجویز کی عجیب نوطری بہت ہی صفائی سے دیکھتے ہیں ۰۰ اسکے جنگ کے ہتھیار جسمانی نہ تھے ۰۰ اُسنے لوگوں کو مجبور کرنے کے لئے طرف طبعی طاقت کا استعمال نہیں کیا ۰۰ نہ وہ انسانی سازش یا تدبیروں کو کام میں لایا ۰۰ اُسنے لوگوں کو دولت اور حکومت و ناموری کی اُمید کا لالچ نہیں دیا۔ نہ اُسنے نفسانی لذتوں کی ترغیب سے اُنہیں پھسلایا ۰۰ اُسنے آدمیوں کی قوت مدرکہ کو مغلوب کرنیوالی دلیل و حجت سے شکست دینے کے طریقہ کو بھی اختیار نہیں کیا ۰۰ لیکن اُسنے ایک نہایت عجیب اور نئے طریقہ کو جو شایان خدا تھا اختیار کیا۔ جو آدمیوں کی مخالفت کو مغلوب کرنے اور اُنکے دلوں کو محبت سے پگھلانیکا طریقہ تھا ۰۰ وہ جانتا تھا کہ اگر کوئی قوت اس کام کو انجام دیسکتی اور آدمیوں کو واقعی رضامند کرسکتی تو وہ خود نثار محبت کی قوت ہی ۰۰ آدمیوں کے لئے وہ اس محبت کو اپنی تمام زندگی میں اور خاصکر اُن کے لئے صلیب پر دکھہ اُٹھانے میں دکھلاتا ہی ۰۰ اسنے اس محبت کو ظاہر کیا جبکہ وہ اپنی خطاؤں اور گناہوں میں مردہ تھے۔ اور نادانی و بیفکری سے اپنے پاؤں تلے اسکو روندھتے تھے ۰۰ وہ اس محبت کو انتہا تک دکھلاتا رہا ۰۰ یہہ محبت وہ زور اور قوت تھی جس سے اُس نے سخت اور پتھریلے دل کو توڑنا چاہا۔ اور حقیقت میں اُسکو توڑکر پگھلاتا ہی ۰۰ انسانی دل جو دلیلوں اور دھمکیوں اور جسمانی دکھوں کا سامنا کرتا۔ بلکہ ایسی باتوں سے زیادہ سخت ہوجاتا محبت کا مطیع بن جاتا ہی ۰۰ وہ آدمیوں کے دلوں کو اپنی محبت کی طاقت و زور سے۔ خصوصاً اُس محبت کے زور سے جو صلیب پر ظاہر و عیاں کی گئی مغلوب کرکے۔ اُنکی ابدی رسیوں سے باندھتا اور اپنی طرف کھینچتا ہی ۰۰ اسکی ہی بادشاہت دنیا میں ایک بڑی بادشاہت یا جماعت ہی جس کا بڑا بھید۔ خالص۔ خود نثار محبت کی طاقت ہی ۰۰ اور یقیناً ہم اسمیں کچھہ نئی اور عجوبہ الہی بات پاتی ہیں ✚

پھر یہہ امر بھی قابل لحاظ ہی کہ جب یسوع اپنے گلیل کوہستانی گھر سے نکلا۔ اور بیابانی آزمایش ہوچکی۔ اسیوقت سے اُسکی تجویز تیار و مکمل تھی ۰۰ یہہ نہایت نادر بات ہی کہ کسی شخص نے جو دنیا میں بڑے کاموں کے لئے مشہور ہوا۔ شروع سے اپنے سب کاموں کی کامل تجویز کی ہو اور بلا تبدیل اُسکو انجام دیا ہو ۰۰ یہہ اور بھی زیادہ نادر ہی جبکہ تجویز کچھہ نئی اور بینظیر ہو۔ اور سب سے نادر اور عجیب تر جبکہ ہر طرف سے مخالفت ہو۔ لیکن مسیح کا یہہ ہی حال تھا ۰۰ وہ صرف اپنی کامل اور ٹھہرائی ہوئی تجویز کے ساتھہ بیابان سے آیا ۰۰ ٹھیک اسی تجویز پر اپنی زندگی بھر مستقل رہا۔ اور اپنی موت میں بھی اسی پر قایم رہا ۰۰ اسکی زندگی و دنیا کے درمیان ایک سیدھا سلسلہ تھا۔ جو صلیب تک۔ اور صلیب اور موت کی تاریکی سے گذر کر اُسکی روحانی بادشاہت کے تقرر تک پہنچا ۰۰ یہہ زندگی انسانی زندگیوں سے کیسی مختلف ہی جو ایک مستقل ارادہ کی سیدھی شاہراہ کی مانند نہیں۔ اور نہ ایک مقرری اور جلالی انجام کو پہنچاتی ہیں۔ مگر متلاطم سمندر میں ایک خالی کشتی کی حرکت سے مشابہ ہیں ۰۰ یہہ سیدھی شاہراہ جو ایک مقررہ اور جلالی تمامی تک پہنچتی ہو اُنسے کیسی مختلف ہی ✚ (باقی پھر)

غور طلب

جہان کا نور میں ہوں جو میری پیروی کرتا ہی اندھیرے میں نہ چلیگا بلکہ زندگی کا نور پاویگا۔ یوحنا ۸۔ ۱۲ ✚

مُراسلا

کلکتہ یونیورسٹی میں امسال ممالک متوسط کے پاس ہوئے طلبہ

ابھی ناگپور و برار ٹیمز مورخہ ۱۸۔ اپریل ۱۸۹۱ء میں ممالک متوسط کے اُن طالب علموں کی فہرست چھاپی گئی ہو جنہوں نے اس سال کلکتہ یونیورسٹی میں پاس کیا ہو۔ اس فہرست سے ظاہر ہو کہ اس مُلک سے انٹرنس میں ۹۷ نے اور بی۔ اے میں ۵ نے اور ایف اے میں ۲۹ نے پاس کیا ہو۔ اور یہہ بھی بڑی خوشخبری ہو۔ کہ انمیں سے ایک لڑکی نے انٹرنس میں اور دوسری نے ایف اے میں پاس کیا ہو۔ لیکن اس بات سے بڑا افسوس ہوا کہ فہرست کے دیکھنے سے اس سال بھی نظر نہیں آتا ہو کہ کسی دیسی عیسائی نے کوئی امتحان کسی درجہ میں بھی پاس کیا ہو۔ حالانکہ پانچ چھہ عیسائی ہائی سکول و کالج موجود ہیں جنسے بہت سے غیر قوموں کے طلبہ ہر سال پاس ہوتے ہیں۔ اور اس سال بھی پاس ہوئے ہیں۔ بلکہ آز کے ساتھ

صفدر علی از بھنڈارہ

مکرر یہہ کہ اس سے بھی زیادہ افسوس کی بات یہہ ہو۔ کہ ہر سال یہی حال دیکھا جاتا ہو۔ کہ ہندو اور مسلمان اور پارسی اور یوریشین لوگوں میں سے سو ڈیڑھ سو طلبہ پاس کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور دیسی عیسائیوں میں سے کبھی کسی برس کوئی ایک بھی ورجہ کا پاس نہ کیا۔ جب اور جس سال کو دیکھو تو عیسائیوں سے یہہ میدان خالی ہو نظر آتا ہو۔ حالانکہ اس کے آس پاس کے ملک برار اور ریاست حیدرآباد۔ واندور۔ و گوالیار۔ اور بھوپال وغیرہ میں بہت سے دیسی عیسائی بستے ہیں اور پھر بھی علم اور لیاقت سے خالی ہیں۔ لیکن کسیکو اس بات کیطرف توجہ نہیں ہو۔ فکر کرنا اور کوشش کرنا اور تدبیر کرنا تو دور ہو۔ خدا کرے ہمارے دلوں میں اس نہایت ضروری کام کے انجام دینے کی فکر پیدا ہو۔ اور حتی المقدور قرار واقعی کوشش کریں کہ ہم بھی دوسری قوموں اور گروہوں کی مانند علم اور ہنر میں سبقت بہم پہنچائیں

راقم صفدر علی

فہرست اُن مقاموں کی جہاں پارسال ایجوکیشنل کمیٹیاں دیسی عیسائیوں کی قرار پائی یا جاری ہوئی تھیں معہ تعداد ممبران:۔

(۱) بشرام پور میں ۵ ممبر۔ (۲) رائپور میں ۷ ممبر (۳) جبلپور میں ۸ ممبر۔ (۴) الہ آباد ڈیونشی سکول (مدرسہ عزالہی) ۳ ممبر (۵) الہ آباد موٹھی گنج و (۶) الہ آباد کٹرہ ۸ ممبر (۷) الہ آباد میور آباد ۵ ممبر (۸) الہ آباد نئی بستی ۳ ممبر (۹) کانپور ۷ ممبر (۱۰) لکھنؤ چرچ مشن ۸ ممبر (۱۱) لکھنؤ میتھوڈسٹ مشن ۱۰ ممبر (۱۲) شاہجہانپور ۸ ممبر (۱۳) بریلی ۳ ممبر (۱۴) سنبھل ۵ ممبر (۱۵) مرادآباد ۸ ممبر۔ لیکن انکی کارروائی کی ابتک کوئی خبر نہیں آئی۔ اسلئے درخواست ہو کہ اُس سے متواتر اطلاع سُنی جائے کہ دوسرے بھائیوں کو بھی آمادہ کرے

راقم۔ صفدر علی

نئے عہدنامہ کے نئے اُردو کے ترجمہ کی تجویز

بڑی خوشی کی بات ہو کہ یہہ نیا ترجمہ جلد ہونے والا ہو۔ اور بہت اچھی تجویز ہو کہ ترجمہ کوئی ایک شخص کرنیوالا نہیں ہو۔ بلکہ یہہ بڑی بھاری لیاقت اور محنت اور احتیاط کا کام ایک جماعت کو سونپا گیا ہو۔ بڑی اُمید ہو کہ یہہ جماعت جیسے ہی اصل کتاب کے لفظوں کے معانی اور عبارتوں کے مطلبوں کا لحاظ رکھیگی ویسے ہی اس بات کا خیال بھی ازحد رکھیگی۔ کہ ترجمہ اردو کی سیدھی سادی روزمرہ بول چال میں ہو جسے عام لوگ سمجھ سکیں۔ اور یہہ بات اسی صورت میں حاصل ہوگی جب کتنے ہی زباندان لایق دیسی عیسائی بھی اُس جماعت میں شریک کئے جائیں۔ کہ اب تو خدا کے فضل سے انمیں کے اس کام کے انجام دینے میں مدد دینے والے جگہہ جگہہ موجود ہیں خدا نہ کرے کہ یہہ ترجمہ بھی مرزاپوری ترجمہ کی مانند غیر قوموں کے منشیوں کے ہاتھ پڑکر ایسی انوکھی بولی میں ہو جو کسی جگہہ کی زبان نہ ہونے کے سبب بے محاورہ اور فارسی عربی کے بھاری بھاری بولوں کی بھرماری کے مارے عام لوگوں کی سمجھ میں نہ آسکے

راقم صفدر علی

نیٹو کرسچن

گلدستۂ سفیر

بلبل گلزار مسیحی کی صفیر موسوم بہ گلدستۂ سفیر نے ایک مدت ہوئی کہ دل و دماغ فقیر کو اپنی نوا سنجی سے خوشنوا اور خوشبو سے معطر کیا۔ چاہتا تھا کہ چند کلمے اس بیش بہا عطیہ کی نسبت شکریہ عرض کروں کہ اتنے میں بعض گل چینوں اور نکتہ چینوں کی چند بیجا تکرار کا شور بلند ہوا۔ شاعر جیسے ہی نازک خیال ویسے ہی نازک مزاج بھی ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہو کہ وہ افزائی اور تقریظی غلغلہ بھی سفیر صاحب کو خوش نہ آیا۔ ودونو قسم کے مضامین مدح و نکتہ چینی کرنے کی ممانعت فرمادی۔ اسلئے بندہ نے بھی خاموشی اختیار کی

اب چونکہ وہ زمانہ موشگافی کا گذر گیا ہے۔ اسلئے دوچار کلمے جو کہا چاہتا تھا عرض کرتا ہوں۔ میری رائے میں در حقیقت یہہ رسالہ اُدھر روحانی مضامین کے اعتبار سے گلستانِ مسیحی کا اور اُدھر اعلیٰ درجہ کے شعر و سخن کے لحاظ سے بوستانِ شاعری کا عمدہ گلدستہ ہے۔ جس سے ہر ایک اُردو دان مسیحی کو نہ صرف اپنی میز اور الماری کو سجا نا ضرور ہے بلکہ اپنے دل کے گلدان کو بھی اُس سے زیب اور زینت دینا شایاں ہے۔ آپکے قول کے موافق :-

شاعرانہ لن ترانی اُور ہے

اور مسیحی خوش بیانی اور ہے

میری سمجھ میں گلدستہ پہلے مصرعہ کے عیب سے پاک ہے اور دوسرے کے ہنر سے مالا مال ہے۔ خوشخط اور عمدہ کاغذ پر مطبوع ہے۔ ضروری نوٹ اور مشکل لفظوں کے معنی بھی کم استعداد دوں کے فائدہ کے لئے لکھے گئے ہیں۔ قیمت بھی معہ محصولڈاک ۳ ؍ ہے ؛

اب رہے اہلِ کلام کے کلام مالہ و ما علیہ۔ سو ان من صنف قد استہدف۔ سلف سے خلف تک کا مقولہ مقبولہ ہے۔ ایک اہلِ کلام کا دوسرے کی نسبت ایسا کلام کرنا لوازم کمال سے ہے۔ اور ایسی بال کی کھال نکالنا ترقی علم و ہنر کے لئے مفید ہے۔ بے عیب تو خدا کی ذات اور اُسکا پاک کلام ہے۔ تو بھی بندہ کی دانست میں جتنے ایراد کئے گئے ہیں وہ اکثر تو ناگزیر سہو کاتب یا حواشی و معانی الفاظ کی نسبت ہیں لیکن نفس کلام کی نسبت دو چار خفیف باتوں کے سوا کچھ نہیں ؛

غرضکہ بندہ نے بارہ تیرہ برس پہلے سے آپ کے کلام کی نسبت غذائے روح ضمیمہ میں عرض کیا تھا۔ وہی اب بھی عرض کرتا ہوں کہ آپ کا کلام ایسا موزوں اور پر مغز۔ فصاحت اور بلاغت سے پر۔ اور زوائد حشو سے خالی ہے کہ اگر آپ کو عذب البیان اور شیریں زبان کہیں تو بجا ہے۔ اور آپکے کلام کو صفیر بلبل کہیں تو روا ہے۔ مضامین دلچسپ اور موثر ہیں اور لوگوں میں پسندیدہ۔ بلکہ اب گلدستہ اور اسکے بعد کی نظمیں آپ کی دیکھکر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کا کل کلام بطور آمد کے ہے۔ آورد کا ایک کلمہ بھی مجھے نظر نہیں آیا۔ اور اگرچہ مسیحیت کے سبب مسیحیوں کی خوبیاں پردہ خفا میں رہتی ہیں۔ ورنہ آپ نہ صرف یہہ کہ اہل زبان اور زبان آور ہیں بلکہ شعر و سخن کے عمدہ اُستاد ہیں اور اسلئے جو کوئی اس علم اور ہنر میں لیاقت حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں آپ کا دم غنیمت سمجھکر آپ کی شاگردی اختیار کرکے جو کچھ سیکھنا چاہتے ہیں سیکھ لیں کہ :- یادگار زمانہ ہیں یے لوگ ! ؛

اور اسی مراد سے سب سے اوّل بندہ قدم بڑھا کر آپکی خدمت میں تلمیذانہ دو زانو بیٹھنا اپنا فخر سمجھکر اُسکا خواستگار ہے۔ نہ صرف برائے نام رسمی طرح پر۔ بلکہ اتخذاوند کے کلام کے لئے حقیقی طور پر اپنی بے نوائی کی صداؤں میں آپ کی اصلاح کا طالب ہے ؛

گر قبول افتد زہے عز و شرف

راقم صفدر علی

جناب ایڈیٹر صاحب نور افشاں :-

تسلیم۔ براہ مہربانی صورت واقعہ مندرجہ ذیل کو اپنے اخبار صداقت شعار میں درج فرماویں تاکہ ناظرین حق پسند کو فائدہ حاصل ہو۔ اور کلام انجیل کی لاتبدیل قدرت جو ہر زمانہ میں یکساں رہی ہے۔ اس واقعی بیان سے مبرہن ہو۔ وہ یہہ ہے کہ ابھی شام کو راقم نے کوتوالی شہر ڈیرہ کے سامنے انجیل کی منادی شروع کی درانثنائے بشارت سائلان کو جواب دینا مناسب نہ سمجھا گیا۔ مگر بعد ختم مضمون منادی کے کہا گیا کہ ہم مسیحی لوگ عین منادی کے وقت جواب اس لئے نہیں دیتے کہ جس مضمون شروع کردہ کو پورا کرنا ضرور ہوتا ہے اور ایسے وقت سائل کا سوال کرنا بھی ناشائستگی خیال کیا جاتا ہے۔ اب کیا سوال ہے بتلائیے۔ چنانچہ مسلمانوں میں سے دو اشخاص تھے انمیں سے ایک تو غالباً مولوی زادہ اور دوسرا اس شہر کے افغان خوانین قوم سدوزیوں سے تھا۔ جنہوں نے با ادب اپنے اپنے سوالوں کے جواب سُنے گو بیجا طرح سامعین جو رعایت خود مذہبی تسلی اقرار نہ کیا تاہم وہ نوجوان مولوی زادہ کچھ اخلاق سے بے بہرہ نہ تھا۔ واثنے میں مولوی الہ دتا صاحب واعظ قرآنی اپنی مقرری جگہہ پر اکٹھے ہوئے اور قرآن بے معنی پڑھنا شروع کردیا) غرض اُن دو سائلان کے علاوہ کئی ایک بیساختہ بولنے والے بول چکے اور عجب یہہ کہ ایک ہندو صاحب مسلمانوں کے حمایتی بنکر بول اُٹھے جس نے اول تو اپنے تئیں منجانب محمدیاں ہوکر راقم پر بڑے جوش سے تقریری حملے کئے مگر جب یہہ جانا کہ خود اُسی پر ایسی حمایت کرنے سے الزام محمدیت و انکار دھرم عائد ہوتا ہے تو فوراً کہدیا کہ ہم تو محمدی دین کو سچا نہیں جانتے ہیں۔ ایسی مختلف تقریروں اور بےطرح شور کے درمیان مولوی الہ دتا صاحب مذکور جبکہ اُنکا وعظ سننے کو کوئی نہ ٹھہرتا تھا۔ فوراً آموجود ہوئے اور اپنی مقرری جگہہ چھوڑ آئے اور دخل در معقولات کی پرواہ نہ کی۔ آتے ہی راقم کی بغل سے کتاب مقدس چھین لینی چاہی پر مولوی صاحب کے ہاتھ کانپ رہے تھے اور مُنہہ میں لعنت لعنت وغیرہ الفاظ بھرے ہوئے تھے۔ جسپر یہہ کہا گیا کہ ہمارے خداوند نے فرمایا ہے کہ جو تمپر لعنت کریں اُنکے لئے برکت چاہو۔ سچیر مولوی صاحب بیحواس ہوکر بڑے زور سے پکارے کہ یہہ ضلع سرحدی ہے اور افغان و بلوچستان رہتے اور یہہ لوگ

(یعنی مسیحی) محمدی دین نوں جھوٹا اور محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نوں نوہ نال زنا کرنڑ والا کہندے ہیں۔ راقم نے کہا کہ مولوی صاحب آپ لوگوں کو کیوں ابھارتے ہیں اور آپ کیا چاہتے ہیں ہم نے تو آپ کو نہیں بلایا۔ مولوی صاحب نے کہا کہ میں مباحثہ کرنڑ چاہندا ہاں جبل میں نوں دیدیو۔ کہا گیا کہ آپ ٹھنڈے ہو لیویں غصہ میں آپ کچھ نہیں سمجھ سکو گے۔ تب مولوی صاحب

نے راقم کا دہنا ہاتھ بائیں ہاتھ سے پکڑ لیا اور اپنے دہنے ہاتھ سے داڑھی پکڑلی۔ اور میرے بائیں ہاتھ میں انجیل تھی اور کہا کہ یہاں کبھی انجیل نہ سنانا۔ جواب یہی دیا گیا کہ خدا کا کلام بند نہیں ہو سکتا۔ اہالیان پولیس کوتوالی گویا انتظام کیواسطے آکر کھڑے ہو رہے اور مولوی صاحب کی منت وزاری کرنے لگے۔ بھائی صوبہ خاں وہاں بھی جو اتفاقاً آگئے تھے کشمکش میں پڑ گئے۔ غرض راقم کے ہاتھ کی کلائی تو مولوی صاحب نے نہ چھوڑی اور مباحثہ کی درخواست کرتے ہی رہے جسکا جواب یہی بار بار دیا گیا کہ ہم مباحثہ کرنا نہیں چاہتے۔ تم جو کچھ چاہتے ہو کرو۔ آخر مولوی صاحب نے کہا کہ لو میٹھ ہی جاتا ہوں کہ ٹھنڈا ہو جاؤں اور میرے گلے لپٹ گئے اور کہا کہ آپ ہمارے رئیس اور اس شہر کے نواب ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہہ کہکے کہ ہم ایسی خوشامد سمجھ سکتے ہیں ہم چلدیئے ✦

اب ذرہ غور کریں کہ محمدی دین کو جھوٹا وغیرہ گو اس وقت ہم مسیحیوں میں سے کسی نے بزبان ظاہر نہیں کیا تھا۔ تاہم مولوی صاحب نے الفاظ متذکرہ بالا کو عوام الناس کے اُبھارنے کا ذریعہ بنایا۔ یہہ ٹھیک وہی بات ہے جبکہ دیمیتر یوس نامی زرگر نے شہر افسس کے لوگوں کو کہا تھا کہ اس پولس نے بہت سے لوگوں کو ترغیب دیکر گمراہ کر دیا ہے کہ کہتا ہے یہہ جو ہاتھ کے بنائے ہوئے ہیں خدا نہیں ہیں (اعمال ۱۹-۲۶) اگر دیمیتر یوس اپنی دوکان زرگری سے جو کوئیلوں کی آگ بھڑکنے سے دھواں دھار ہو رہا تھا (مراد لالچی دل) باہر نظر کرتا تو کیسی صداقت کی تازہ ہوا انہیں لفظوں سے کہ یہہ جو ہاتھ کے بنائے ہوئے ہیں خدا نہیں ہیں اُسکی روح کو زندگی بخشتی مگر اُسنے مقدس پولس رسول سے سنکر باوجود اپنی زبان سے بولنے کے نا سمجھ ہی رہا اور ذرہ فکر نہیں کیا کہ یہہ سچ ہے کہ نہیں۔ جیسا کہ مولوی صاحب اور دیگر متعصب مسیحی دین کی باتوں پر غور نہیں کرتے دیکھو یہہ نثر اور قدرت ہے پاک کلام کی سچائی کی کہ جیسا اگلے زمانہ میں دیسا اب بھی واقعات کو سامنے رکھنے سے کیا ہی نور چمکتا ہے۔ فتامل ✦

(راقم۔ ایم اے خان)

مگر آنکہ یہہ وہی مولوی الہ دتا صاحب ہیں جس نے پادری لوئیس صاحب کے وقت میں گرجا شہر ڈیرہ میں داخل ہو کر لوگوں کو جبراً نکالدیا تھا اور پھر معافی مانگ لی تھی اور دوسری دفعہ اُسکے بعد راقم کو بازار میں گھیر کر چھاتی پر مکہ مارا تھا۔ چنانچہ دونوں واقعات اخبار نورافشاں میں درج ہو چکے ہیں۔ اب چند روز ہوئے کہ ریکان پادری ملک حامد اضحاق صاحب بہہ مولوی منلاشی بنکر دو دفعہ آیا اور محمدی دین میں اپنے دل کی بیقراری ظاہر کی تھی ✦

راقم۔ میر عالم مسیحی از ڈیرہ غازیخان

منقولات

مدار المہام حیدر آباد

اخبار ڈیلی نیوز کلکتہ

حیدر آباد کے نظم ونسق کے متعلق جو مضامین ڈیلی نیوز میں شایع ہوئے یا ہو رہے ہیں۔ اُنکے لکھنے والے کا اصلی نام اگرچہ ظاہر نہیں ہوا۔ مگر جس زبردست انشا پرداز نے ریاست کے انتظام پر بحث شروع کی ہے وہ ریاست کے انتظامی حالات سے بخوبی واقف معلوم ہوتا ہے۔ اسنے وہ انتظامی اسرار ظاہر کئے ہیں جن کے اظہار کو عہدہ داران حیدرآباد ہرگز پسند نہیں کر سکتے۔ کیونکہ انکو منظور نہیں ہے کہ راز افشا ہوں اور انکی ناجائز آمدنیوں میں فرق آجائے۔ خوشامدیوں کی جھوٹی تعریف اور مہرکاری زرریزی سے جو بڑے بڑے قبایح انتظامات کی نسبت ہیں ان کا علم نہ پارلیمنٹ کو ہو سکتا ہے اور نہ گورنمنٹ ہند اُنسے واقف ہو سکتی ہے۔ انڈین ڈیلی نیوز میں آرٹیکل لکھنے والا نے درحقیقت حیدرآباد میں ہلچل پیدا کر رکھی ہے۔ ہماری رائے میں ڈیلی نیوز کے نامہ نگار نے جس نمایشی ملمع کی قلعی کھولی ہے اُسکی ضرور وہ لوگ تائید کرینگے جنکو حیدرآباد کی نیرنگیاں معلوم ہیں۔ نامہ نگار نے جناب مدار المہام حیدرآباد کی قابلیت اور لیاقت پر سخت حملہ کیا ہے۔ اسکی رائے میں اُنکو کسی قسم کی انتظامی لیاقت ہی نہیں ہے ؞ اخبار شوکت الاسلام اسکی تردید میں لکھتا ہے کہ اگر وہ خیال کرتا ہے کہ موجودہ مدار المہام بالکل احمق اور ناقابل ہیں تو یہہ اسکی غلطی ہے۔ وہ بڑے تجربہ کار اور لائق ہیں ؞ ہمارے نزدیک اس مقام پر اُنکی ذاتی لیاقت پر بحث فضول ہے ؞ اگر وہ لائق ہوتے تو حیدرآباد میں یہہ خبر مشہور نہ ہوتی کہ مدار المہام صاحب کچھہ نہیں کرتے جو کچھہ ہوتا ہے وہ سب مولوی مشتاق حسین صاحب کے ہاتھوں ہو رہا ہے ؞ اُنکے زمانہ مدار المہامی میں کوئی ایسا کام یا انتظام نہیں ہوا کہ اسکی شہرت تعریف وتوصیف کے ساتھ ہوتی۔ بلکہ انکے سایہ میں مولوی صاحب نے اگر کچھ محنت کے زمانہ میں کام کیا ہے تو یہہ ہے کہ ایک یورپین اخبار نویس کو دو ہزار روپیہ دیدیئے کہ وہ اپنے حملوں سے موجودہ انتظام کو محفوظ رکھے ؞ یہہ کارروائی عدالت تک ظاہر ہو چکی ہے۔ جس سے حقارت اور ہتکی کے سوا اور کیا ہے ؟ ؞ دوسری مجلس مرافعہ نے حال میں ایک خونی کو بالکل بری کر دیا۔ اور ایک بیرسٹر مسٹر رودرا نے جب یہہ کہا کہ نظام کی گورنمنٹ شخصی ہے۔ اور انکا محکمہ اپیل بھی شخصی ہے۔ جس سے یہہ غرض تھی کہ سفارشوں سے خونی بری ہو جایا کرتے ہیں تب مجلس نے اسکا نام فہرست وکلا سے خارج کر دیا۔ اس انتظام میں کہ مقدمہ ریزیڈنسی میں طالب قصاص نے پہنچایا اور بڑا شور وغل رہا۔ مگر مدار المہام حال نے عدالت عالیہ سے دریافت نہ کیا کہ یہہ کیا شور ہو رہا ہے ؞ مقتولہ عورت کے ورثا نے جو

بھی کی۔ مگر جب کسی نے سماعت نہ کی تو وہ ریزیڈنسی میں پہنچے۔ مدار المہام کی روشن دماغی اسیوقت ثابت ہوتی کہ وہ بغیر ریزیڈنسی کی تحریک کے عدالت العالیہ سے بازپرس کرتے۔ مگر اُنہوں نے ایسا نہ کیا اور جب ریزیڈنسی کے مجسٹریٹ صاحب کے اجلاس میں یہہ مقدمہ پہنچا اور مشیر ریزیڈنسی نے حقیقت حال سے آگاہ کیا۔ تو ثابت ہوا کہ عبد الواحد قاتل کو مولوی حسن رضا رکن مجلس عالیہ نے بغیر ثبوت کے چھوڑ دیا ہو۔ معلوم ہوتا ہو کہ رزیڈنٹ صاحب نے کہا کہ اس مقدمہ کی ازسرنو تحقیقات کی جائے اور پھر عدالت العالیہ نظام میں منتقل کر دیا۔ اسیوقت مدار المہام صاحب نے رزولیوشن جاری کیا جس میں مولوی حسن رضا صاحب پر سخت چشم نمائی عمل میں آئی ہو۔ اور ازسرنو مقدمہ کی تحقیقات مزید کا حکم ہو۔ جب یہہ تمام خرابیاں حیدرآبادی انتظام میں پائی جاتی ہیں۔ تو ہم کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ انڈین ڈیلی نیوز کا نامہ نگار غلط بیانی کر رہا ہو۔ ہمکو اُمید ہو کہ نامہ نگار انڈین ڈیلی نیوز کی رائے کے بموجب اصلاحات کیجائینگی۔ نہ کہ اسکی تردید جس سے مدار المہام اور انکے تابعین کو کچھ فایدہ نہیں پہنچ سکتا۔

ازکوہ نور لاہور۔

انتخاب اخبار

تعلیمی مشنیں۔ روزنامچہ کے ملکھتا ہو کہ "اسکاچ پرسبٹیرین تعلیم کے بڑے حامی ہیں۔ لیکن اب وہ معلوم کرنے لگے ہیں کہ مزروعہ مشن میں تعلیم پر بہت زیادہ انحصار رکھنے میں خطرہ ہی۔" حال میں ایک پرسبٹیری کے جلسہ میں ایک رزولیوشن پاس ہوا کہ کلیسیا پر موجودہ حالتوں میں فرض نہیں ہو کہ وہ ہندوستان میں اعلیٰ تعلیم کے ترقی دینے کو ایک مشنری کام سمجھے۔ لیکن لازم ہو کہ وہ اپنے ہر ایک سٹیشن میں ڈایرکٹ انجیلی کام میں اپنی خاص طاقتوں کو مخصوص اور صرف کرے۔

اسکرپچر ٹکسٹ مشن۔ کلام اللہ کی خاص آیتوں کو عام گذرگاہوں اور شاہراہوں میں چسپاں کرنیکی تجویز تمام مسیحیوں کے لئے قابل غور اور بجو دلپسندیدہ ہو۔ اس امر میں غور و فکر کرنے اور اسے عمل میں لانیکے لئے لائق اور اچھے اشخاص کا ملنا ایک خاص مشکل ہو۔

بمبئی گارڈین کے اشاف کے فرایئنڈ گرگوری صاحب نے اس تجویز پر بخوبی غور کرکے قبول کیا ہو۔ "یہہ ایک کمیاب قسم کے لوگوں میں سے ہیں جنکی سرگرمی دل و دماغ سے جاری ہوکر سر دست عمل میں آتی ہو۔" بس گارڈین پریس نے ایک بڑا ذخیرہ کوچہ و بازاروں میں چسپاں کرنے اور لوگوں کو دست بدست تقسیم کرنے کے لئے عمدہ آیتوں کا شایع اور مہیا کیا ہو۔ "یے آیات رنگین و دطرح کی چھپی ہیں اور مرہٹی و انگلش میں بحساب ۴ر سیکڑا بمبئی گارڈین پریس سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔"

یہہ ایک مسرت بخش خبر ہو کہ حیدرآباد کی بیبی مقتولہ ممتاز بی کے خون کا مقدمہ بقول اخبار عام نیا رنگ لایا ہی۔ مقتولہ کے شوہر نے عدالت رزیڈنسی میں چارہ جوئی کی ہو کیونکہ عدالت نظام سے انصاف نہیں ہوا۔ مقدمہ عبد الواحد پلیڈر پر جسکو باوجود اقرار جرم کے کارروائی سے چھوڑ دیا گیا تھا پھر قایم ہوا ہی۔ "۸۔ اپریل کو محکمہ سکرٹری سے ایک نہایت بسیط و معقول رزولیوشن نافذ ہوا ہو۔ جسکے ملاحظہ سے ظاہر ہوتا ہو کہ باوجود عدالت کی کامل توجہ کے جناب وزارت مآب نے کوتوالی اور عدالت کی کارروائی پر کیسے انصافانہ جرح کئے ہیں۔ تصریح مقدمہ میں بیان کیا گیا ہو کہ عبد الواحد نے کوتوالی میں ایک مجمع کے روبرو جسمیں پادری گلڈر او فاکس صاحبان اور مسٹر اننگار بیرسٹر تھے یہہ اقرار کیا تھا کہ ابو الحسن نے خون کیا۔ وہ خود اور اسکا ملازم عبد الرحمن دونوں نے روکا مگر انکا روکنا کارگر نہ ہوا۔ افضل گنج کے پل کے پاس سے آپ نے ہی یکہ کرایہ کرکے ممتاز بی کے لینے کے لئے امیرن بڑھیا کے ہمراہ روانہ کیا۔ اور عبد الرحمن نے بھی اسیطرح کا اظہار دیا تھا۔ مگر عبد الواحد نے عدالت کے روبرو اپنا اظہار بدلدیا۔ اور جو شہادتیں اسکی شرکت کی نسبت تھیں وہ باہم متفق نہ تھیں۔ اسلئے عدالت سے کوئی جرم عبد الواحد کی نسبت قرار نہیں دیا گیا۔ اور کوتوالی سے کوئی وجہہ ثبوت زیادہ پیش نہیں ہوئی۔ غرضکہ یہہ فیصلہ جب سرکار کی منظوری کے لئے پیش ہوا۔ تو بسبب اسکے کہ خون کا مقدمہ تھا اور ابو الحسن کو حبس دوامی کی سزا کا حکم تھا تو سرکار کو بھی غور کا پورا موقع ملا۔" کل مقدمہ کے تفصیلی وجوہ پر توجہہ کامل کرنے کے بعد سرکار مدار المہام کا ارشاد اس رزولیوشن میں یہہ ہوا ہو کہ کوتوالی اور عدالت ابتدائی نے عند التحقیقات جس طریقہ کارروائی کو اختیار کیا اس سے اغماض نہیں کیا جا سکتا ہو اور نرم الفاظ میں یہہ اظہار کرتے ہیں کہ "جو روئیداد کارروائی ہو وہ بڑی شرمناک ہو۔" ایک خوفناک قتل کا ظہور ہوا۔ اور ایک عورت ایک ظالمانہ طرز پر ماری گئی۔ اور مجرموں میں سے ایک مجرم ایسا پایا گیا جسکی شرکت قتل میں کوئی شبہ نہیں پایا جاتا ہو۔ باوجود ان سب باتوں کے کل کارروائی ایک معمہ رہ گئی ہو۔ نہ کوتوالی کی تحقیقات نے اسکی تسہیل کی اور نہ عدالت کی کارروائی نے اسکو ظاہر کیا۔" نتیجہ یہہ ہو کہ تحقیقات ازسرنو ہوگی۔ اور اس مقدمہ کی رزیڈنسی میں سماعت کرانیکی ضرورت نہ رہیگی۔

راجپوتانہ گزٹ لکھتا ہو کہ "ہندو کے مسلمان مسلمان کے ہندو ہوتے پھرتے ہیں عجب طرح کے ایمان کے ہندو۔ لالہ رنجنداس (جو اپنے کو رائے بہادر گوپال داس صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب حال پنشنر و رئیس لاہور کے فرزند دلبند بتلاتے ہیں) مولوی جان علی کے وعظ سے اجمیر میں مسلمان ہوئے تھے اور اپنا نام بشارت علی رکھا چند

روز تک انکے ساتھ دعوتیں اُڑاتے پھرے۔ حضور نصیر آباد کے قصابوں کے ہاں خوب چکوتیاں چکھیں مگر جب روکھی سوکھی روٹیاں ملنے لگیں تو اسلام سے طبیعت گھبرائی۔ آریہ سماجی جو تاک میں لگے ہوئے تھے جھٹ پٹ لڑا کر آریہ سماج کے پھندے میں اُنہیں لے گئے اور دیانندی کلمہ پڑھایا اور پھر نو ہندو بنا لیا۔ منتر پڑھے۔ جگ کیا۔ مسلمانوں کے ساتھ جسقدر گوشت وغیرہ نامبردہ نے کھایا پیا تھا سب کو منتروں اور ہون کے زور سے ہوا میں اڑا دیا۔ چلئے چھٹی ہوئی۔ اب بقول اس یعنی میاں بشارت علی صاحب مزے اڑاتے اور اپنے حسب حال مندرجہ شعر گاتے ہیں:۔

کس کے بت میں کہوں کہو بتلا او شیخ
تو کہے گبر مجھے گبر مسلماں مجھکو +

پیسہ اخبار بحوالہ رہبر لکھتا ہے کہ ہماری کھٹی املی بھی ہمارے ہاتھ سے جانا چاہتی ہے۔ کیونکہ ولایت اور امریکہ والوں نے لکھا ہے۔ کہ ہندوستانی املی سے کپڑے رنگنے کے لئے بہت اعلی درجہ کا رنگ بنتا ہے:۔ ہمارے تعلیم یافتہ بھائی نوکری کے پیچھے مارے مارے پھرنیوالے کدھر ہیچ خیال کریں کہ کیونکر املی کا رنگ بنیگا۔" آخیر میں ہمعصر سوال کرتا ہے کہ کیا وہ سائنس پڑھکر مذہب ہی چھوڑنا سیکھے ہیں یا کچھ ترقی کا کام کرنا بھی ہے۔ (نورافشاں) سچا سائنس مذہب کی تعظیم کرتا۔ اور سچے مذہب کے بغیر کچھ ترقی کا کام نہ ہوگا۔ "تم مجھ سے جدا کچھ نہیں کرسکتے" یوحنا ۱۵-۵ +

عالم تصویر کانپور لکھتا ہے کہ پنڈت ہردے نرائن وکیل کانپور نے اس خوف سے کہ کوتوال شہر اُنکی ناک کاٹ ڈالنے کی فکر میں ہے۔ ایک تمنچہ کا لائسنس اپنے لئے اور ایک تلوار کا لائسنس اپنے سپاہی کے لئے سرکار سے لینا چاہا۔ جس درخواست پر تلوار کا لائسنس اُنکے نام کا اُنکو مل گیا اور تمنچہ کا نہ ملا:۔ پھر ہمعصر کے بقول وکیل صاحب نے پیش بینی تو خوب کی۔ کہ تلوار اور تمنچہ سے حفاظت بینی کی تدبیر سوچی +

منی پور پر انگریزی فوج خراب رستوں کے باعث بدقت بڑھ رہی ہے۔ ابھی تک باسٹھ آدمی انگریزی رعایا سے منی پور میں قید ہیں۔ انگریزی تار کاٹنے اور اکھاڑنے میں منی پوریوں نے انگریزی ہاتھیوں سے کام لیا:۔ منی پور والوں سے انگریزی مقتولوں کے رشتہ داروں کو معاوضے دلائے جائینگے:۔ کل فوج جو منی پور پر حملہ آور ہوئی ہے ۷۰۰۰ سپاہ اور گیارہ توپیں ہیں +

مفسدہ بنارس اور بلوائیوں کی گرفتاری و سزا دہی کی نسبت ملکی اخبارات طرح طرح کے خیالات ظاہر کر رہے ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ بلوہ مذہبی جوش کا نتیجہ تھا۔ دوسرا کہتا ہے نہیں۔ اگر مذہبی جوش اس کا باعث ہوتا تو مخالفین انہدام مندر کے مکانات و اسباب کیوں لوٹے جاتے۔ کسیکا خیال ہے کہ یہہ بلوہ گرانی غلہ کی وجہہ سے ہوا۔ کیونکہ غریب جولاہوں وغیرہ کی عرضداشت دربارہ انتظام غلہ پر سرکار نے توجہ نہ کی:۔ مذکورہ عذرات مفسدہ پردازی کے لئے ہرگز صحیح نہیں ہیں۔ بیشک یہہ بلوہ ہندو اور مسلمان لوگوں کی حماقت اور جہالت کے باعث ہوا ہے۔ جو بہت سی غلط فہمیوں کے یکجا فراہم ہو جانے سے رونما ہوا۔ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا۔ بہرحال شکر ہے۔ کہ اب امن قائم ہو گیا ہے:۔ بنارس کا اخبار لکھتا ہے کہ ۱۰ تاریخ اپریل کی شام کو صاحب مجسٹریٹ کی جانب سے منادی کی گئی کہ دوکاندار حسب معمول اپنی اپنی دوکانیں کھولیں۔ اور جو لوگ دوکان نہ کھولینگے انپر بلوہ کا الزام قائم کیا جائیگا۔ اور اُنکی دوکانیں لوٹ لی جائینگی:۔ لیکن دوکانیں ۱۱ تاریخ تک پورے طور سے نہیں کھلیں۔ اور شہر میں بالکل شہر خموشاں کا عالم تھا۔ ابتک پولیس نے جتنے بلوائیوں کو گرفتار کیا ہے اُنکی تعداد قریب دو ہزار کے بیان کی جاتی ہے۔ بلوائیوں کے پاس کسی قسم کا ہتھیار نہ تھا۔ بلکہ کسی کے ہاتھ میں ارنڈ کا درخت اور کسی کے ہاتھ میں بانس تھا۔ جہانتک سنا جاتا ہے۔ ارذل اقوام کے لوگ لوٹ مار میں زیادہ شریک تھے۔ اسوقت شہر میں سناٹا ہو رہا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ لوگ اپنے افعال قبیح سے نادم ہیں۔ "چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی"۔ اب سب اپنے کو بچانیکی فکر میں ہیں۔ گرفتار شدوں میں بیگناہ لوگوں کی تعداد ہے۔ اور اُنکی مصیبت کے باعث شہر میں اداسی چھائی ہوئی ہے +

مدراس کا مشہور انگریزی اخبار ہندو لکھتا ہے کہ "امرت بازار پتر کا نے پانچ سطروں میں راجہ سر ٹی مادھوراؤ کی وفات کا ذکر کیا ہے۔ اور ہندو پیٹریٹ نے تین سطروں میں:۔ اس سے بنگالی اخبارات کا تعصب ظاہر ہوتا ہے"۔ قیصر الاخبار انکی نسبت لکھتا ہے کہ بیشک ہندو کا یہہ ریمارک بیجا نہیں ہے۔ کیا ضرور ہے کہ اگر کوئی لائق آدمی کسی خاص امر میں ہم سے اختلاف رائے رکھتا ہو۔ تو ہم اُسکی تمام لیاقتوں اور قابلیتوں کو فراموش کر دیں:۔ راجہ سر ٹی۔ مادھوراؤ کی وفات کا افسوس صرف اس خیال سے کہ وہ کانگریس سے علیحدہ ہوگئے تھے کم نہیں ہو سکتا +

پٹیالہ اخبار میں یہہ خوشی کی خبر درج ہے کہ میانمیر کے ایک مہاجن رائے بہادر بنسی لال درام رتن نے صاحب ڈپٹی کمشنر اور صاحب کمشنر و پرائیویٹ سکرٹری لفٹنٹ گورنر کو لکھا ہے کہ گرانی غلہ کے بارہ میں وہ ہر طرح مدد دینے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے میانمیر کے مہاجنوں کو جمع کرکے فیصلہ کیا کہ جبتک نیا اناج نہیں آتا جبتک گیہوں ۱۲ سیر اور آٹا ۱۱ سیر فی روپیہ کے حساب سے فروخت کیا جائیگا +

گجرات (پنجاب) سبوا سنگھ دوکاندار نے جو دھرم سال متصل چاہ بھولا سنگھ برلب سڑک گول نئی تعمیر کرانی شروع کی تھی۔ نامبردہ نے ۱۹۔ اپریل کو زبانی درخواست دھرم سبھا میں دی کہ یہہ دھرم سال آج کی تاریخ سے دھرم سبھا اور سنگھ سبھا کو دیجاتی ہے۔ نہ سنگھ سبھا کو بدخلی دھرم سبھا کا اختیار ہوگا۔ نہ دھرم سبھا کو بیدخلی سنگھ سبھا کا ہوگا:۔ بیچ میں کرنا دونوں سبھا کا اختیار نہ ہوگا۔ نہ میں وارث ہوں نہ میرا

کوئی وارث سمجھا جائیگا۔" چونکہ یہہ دھرم سال قیمتی ایک ہزار روپیہ ہی۔ اسلئے آریہ بھائیوں نے خود سیوا سنگھ کے پاس جاکر اسکو بہت ورغلایا کہ دھرم سبھا کو مت دو۔ مگر وہ اپنے قول پر قایم رہا + سراج

مہر نیمروز کے نامہ نگار سہارنپوری لکھتے ہیں کہ یہاں عرصہ سے یہہ افواہ ہی کہ بھیڑیا یا شیر رات کو روزانہ لوگوں کی مویشیاں لے جاتا ہی۔ اسکے امتحان کے لئے ایک بکری باندھی گئی۔ نہ بھیڑیا آیا نہ شیر۔ اتفاقاً ایک گدھا آگیا جسکو لوگوں نے بھیڑیا یا شیر سمجھکر بندوق سے مار دیا۔ صبح کو کمہار سر ہوا جس سے خوشامد کرکے اور روپیہ دیکے پیچھا چھڑایا +

بمبئی میں ۲۵ اپریل کو ایک دردناک حادثہ ہوا۔ یونیورسٹی کے گھنٹہ گھر کے مینار پر دو نوجوان پارسی لیڈیاں جنمیں ایک کی عمر ۲۲ سال اور دوسری کی ستائیس سال تھی دوپہر کے بعد سیر کرنے کو چڑھ گئیں۔ تھوڑے عرصہ کے بعد دو مسلمان صاحبان (معلوم نہیں یہہ کیسے مسلمان تھے) انکے پیچھے جا چڑھے اور کچھ نیت میں بل آیا۔ ہوشیار لیڈیاں تاڑ گئیں اور بیچاریاں اپنی عزت کے خوف سے زینہ کی کھڑکی سے کود پڑیں اور مر گئیں +

ملکوں اور بادشاہوں کی مختصر خبریں

خبر ہی کہ شہنشاہ روس اپنا پایۂ تخت ماسکو میں قایم کرینگے۔ اس ارادہ میں شہنشاہ بیگم اور ولیعہد روس نے بھی زور دیا ہی۔ ماسکو پہلے بھی پایۂ تخت تھا۔ دیکھو خبر فضیل ۳۸-۲ +

امریکہ میں ایک صاحب کے مرنے کے بعد پادری صاحب نے بوقت وعظ متوفی کا کچھ ذکر کیا۔ جسکے رشتہ داروں نے ایک دوسرے شہر میں بفاصلہ ۵۰ میل اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے بذریعہ ٹیلیفون اسکو سنا +

لارڈ رپن نے فساد منی پور کی بابت ایک پرجوش مباحثہ میں فرمایا۔ رعایا کی دلجوئی کرو۔ اسی پر انحصار حکومت ہی۔ لارڈ کراس نے کہا کہ وائسرائے ہند کافی انصاف کرینگے +

سنا ہی کہ پرنس وکٹر فرزند مہاراجہ دلیپ سنگھ کو بھی قماربازی کی چاٹ پڑ گئی +

کلکتہ میں مسٹر ریڈلا آنجہانی کے ہواخواہوں نے انکی یادگار قایم کرنے کے لئے چندہ کھولا۔ مدراس کیطرح چندہ دینیوالوں کی سرد مہری سے یہاں بھی ناکامی ہوئی +

نواب صاحب مرشدآباد کی نسبت معلوم ہوا کہ جناب ناظم صوبہ داری بنگال بہار و اڑیسہ کا خطاب اُنسے واپس لیا گیا ہی۔ اور انکی عوض انہیں حاصل ملک سے ۱۲ لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ دینا منظور کیا ہی +

کلکتہ میں بعض لوگ کوشش کر رہے ہیں کہ ہندوستانی لڑکیاں مشن سکولوں میں نہ پڑھنے پاویں۔ قوم دوست لوگوں کی رائے اسکے برخلاف ہی مگر متعصب لوگ تعلیم نسواں کے بھی تنگ روکنے میں ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ اور کیا بات ہونگے

برہامپور کالج کے ۲ طلبا ایک سال کے واسطے مدرسے نکالے گئے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایام ہولی میں ایک برہمو کو رنگ ملا تھا اور اسکے بعد عام گرجوں میں اسکی شبیہہ دکھائی تھی +

منی پور کی خونریزی کی خبر سنکر حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کو ایسا سخت صدمہ ہوا کہ اس روز حسب معمول فوج جنٹ کا بینڈ آیا تو حضور ممدوحہ نے شایستگی سے کہلا بھیجا کہ انکی طبیعت درست نہیں ہی اور آج باجہ نہیں سن سکتیں +

رعایائے منی پور اور اسکے مضافات سے بھاگ کر شہر میں آگئی ہی۔ خبر ہی کہ انگریزی فوج بغیر مقابلہ کے قابض ہوگئی۔ ریجنٹ جوراج سیناپتی اور سامو نجوبا ۲۶ اپریل کی شام کو بھاگ گئے ہیں +

یہہ افواہ بالکل بے بنیاد ہی کہ کراچی میں بھی بلوہ ہوا۔ معلوم نہیں ایسی مخل امن اور مفسد خبریں کون اُڑاتا ہی۔ ایسی جھوٹی خبریں اڑانے والوں کو تلاش کرنا اور گوشمالی دینا ضروریات سے ہی +

اجمیر میں خواجہ معین الدین کی درگاہ میں موقع عرس پر ایک سفید پوش صاحب دراز ریش خوشرو وضعدار جیب کترتے ہوئے گرفتار کئے گئے +

اخبار رہبر آرتھ پتر کا مخبر ہی کہ اجمیر کے پادری جیمس گری صاحب نے بتاریخ ۱۰ و ۱۲ اپریل سنہ رواں بارہ اشخاص ہندو اور مسلمان کو جنمیں ایک برہمن تھا بپتسمہ دیا۔ اللّٰہم زدفزد +

پرنس البرٹ سکول آگرہ کی تعمیر کے لئے راجہ شام سنگھ صاحب بہادر رئیس راجپور نے علاوہ عطیات سابقہ ایک ہزار عطا فرمایا ہی +

صادق الاخبار بہاولپور لکھتا ہی کہ دہلی کا پرانا قلعہ شہزادہ مرزا ثریا جاہ صاحب کو دس سال کے لئے اجارہ پر دیا گیا ہی۔ خاندان شاہی کے لوگ اسمیں آباد ہونگے +

قیصر الاخبار کرنال راوی ہی کہ منی پور کا حاکم چاہتا ہی کہ اپنے تئیں انگریزی افسروں کے حوالہ کردے تمام گورکھا قیدی معہ ہتھیاروں کے اُسنے رہا کردیئے ہیں اب ہوش ٹھکانے لگتا چلا ہوگا +

الہ آباد میں مسٹر کوٹنیش کی وفات پر افسوس ظاہر کرنے کے لئے ایک جلسہ ہوا۔ انکی یادگار میں ایک بت کانووکیشن ہال الہ آباد یونیورسٹی میں رکھا جائیگا +

بنارس کے بلوہ میں سٹیشن راج گھاٹ سے ۴ سلیں چاندی کی مفسد لوٹ لے گئے تھے منجملہ انکے دو سلیں بکوشش انسپکٹر تھانہ آدم پورہ برآمد ہوئی ہیں۔ ایک سل کا ہنوز پتہ نہیں لگا +

بنارس کا اخبار لکھتا ہی کہ ایک پولیس کے بلوائیوں

میں سے جتنے لوگوں کو گرفتار کیا ہو اُنکی تعداد دو ہزار کے قریب بیان کی جاتی ہو +

رامپور کے جنرل عظیم الدین خان کے قاتل کی گرفتاری کے لئے پندرہ ہزار تک انعام بڑھا دیا گیا ہو۔ دس ہزار روپیہ رامپور گونسل دیگی۔ اور پانچہزار گورنمنٹ عطا کریگی +

الہ آباد سے جو سات عمر قیدی بھاگے تھے انمیں سے چار پکڑے گئے۔ اُن قیدیوں میں سے ۱۰ قیدی اور بھاگے۔ چلتی ریل سے کود گئے۔ کل ۲۰ قیدی تھے۔ جو بذریعہ ریل کالے پانی بھیجے جاتے تھے +

الہ آباد کا اخبار انکم ٹیکس دوگنا ہونے کی افواہ کو بیہودہ بتلاتا ہو۔ مگر سیول و ملٹری گزٹ کہتا ہو کہ اگر تجارت افیون بند ہوگئی تو اُسکی کمی انکم ٹیکس کے بڑھانے سے ہی پوری ہوگی +

پشاور میں افغان بردہ فروش بڑی سرگرمی سے اپنا کام کر رہے ہیں۔ یہہ لوگ یاغستان اور کافرستان سے خوبصورت لڑکیاں چرا کرلے آتے ہیں جنکی قیمت پانچ روپیہ سے دو سو روپیہ تک فی کنیزک وصول کرتے ہیں +

ڈاکٹر ڈیوک صاحب رزیڈنسی سرجن کا ارادہ ہو کہ سرینگر میں ایک ہسپتال تعمیر کرائیں۔ بارہ ہزار روپیہ تخمینہ ہوا ہو۔ اس سے سیاحان کشمیر کو بہت آرام پہونچیگا +

خالصہ کالج کی جائے قیام کی نسبت آخر کار یہہ فیصلہ ہوا ہو کہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب سے رائے لیجائے۔ اور جس جگہہ صاحب ممدوح قایم ہونا پسند فرمائیں وہاں کالج بنایا جاوے +

شہر فیروز پور پرانے بازار میں ۲۲- اپریل کو رات کے ۱۱ بجے اتفاقاً ایک دوکان میں جیب کی لوسے دیا سلائیوں میں آگ لگ کر ہوا سے بھڑک گئی۔ دو ڈھائی سو روپیہ کا مختلف اسباب جلکر خاک سیاہ ہوگیا +

نامہ نگار چند بار لکھتے ہیں کہ مسیحی دین کی کتابیں اور رسالے اگر مفت تقسیم کرنے کے واسطے کسی صاحب کے پاس موجود ہوں تو مہربانی کرکے چند بار مشن ہوس کے پتہ پر بھیجدیں +

امیر کابل نے تمام فوجوں سے شیعوں کو موقوف اور سنیوں کو انکی جگہہ بھرتی کر دیا +

جنرل غلام حیدر سپہ سالار افغانستان نے علاقہ شنواری میں امن کر دیا۔ قوم شنواری میں خانہ جنگی ہوئی۔ ۱۲ آدمی قتل ہوئے۔ ابھی اور ہونگے +

عبدالرشید خان اسسٹنٹ گورنر بدخشاں بجرم خبن قید کیا گیا اور تمام جائداد بحکم امیر ضبط کرلی گئی ہو +

پشاور کیطرف کثرت ٹڈوں سے ریل گاڑیوں میں ہرج ہو رہا ہو +

کپورتھلہ کے اہل کاران ریاست کی تنخواہوں میں معقول ترقیاں ہوگئی ہیں +

سرحد ہیرا نزئی پر امیر کابل کے بھیجے ہوئے بدمعاش بھی مفسدوں سے مل گئے +

چینیوں کا مقدمہ مسفوس کردیوانی صورت میں پھر دائر ہوگا +

زار روس ایک تازہ سازش قتل سے بچ گئے۔ قاتل امیروں کے بھیس میں تھا +

روس میں فوجی تیاری کے جوش سے جرمنی و اسٹریا میں کھلبلی چھائی ہو +

چیلی میں باغیوں کا ایک جہاز مع ۲۰۰ سپاہ کے تارپیڈو سے اُڑایا گیا +

اخبار ویسٹرن ہیرلڈ ہو پر دو مقدمات لائبل اور دائر ہونیوالے ہیں +

یکم مئی سے انگلستان و اسٹریا کی اُجرت پیغام تار ۴ شلنگ فی لفظ ہوگئی +

شہنشاہ جرمنی نے ایک ہلکی کشتی بحری ووڈر کے لئے ۴۰۰۰ پونڈ کو خریدی ہی +

اٹلی کے علاقہ روم میں ایک ذخیرہ بارود کو آگ لگنے سے اُڑگیا۔ کئی میل تک دھمک ہوئی چھ آدمی ضایع ہوئے اور دور و نزدیک اسباب ٹوٹے +

انگلستان میں مشہور ہوا کہ پارلیمینٹ کا انتخاب عنقریب پھر ہوگا +

فساد منی پور کی نسبت پارلیمنٹ لنڈن میں پُر جوش مباحثہ ہوا +

پیرس میں بڑا بھاری ٹڈی دل ۶۰ میل تک دھواندھار دیکھا گیا +

کلکتہ میں انسداد آتشزدگی کے لئے مکانوں پر ٹکٹیں لگا یا جاتے ہیں +

میونسپلٹی لاہور نے ایچیسن کالج کے لئے ۲ ہزار سالانہ دینا منظور کیا ہو +

شملہ کے منشی فخرالدین صاحب نے لاہور انجمن حمایت اسلام کو ایک ہزار دیا +

مسٹر ڈیوک ڈپٹی کمشنر رہتک کے مقدمہ غبن کا فیصلہ حضور والیسرائے کو بھیجا گیا +

مدراس ہائیکورٹ میں چھٹے جج کا تقرر منظور کردیا گیا ہو +

پرتگال کی اندرونی حالت بہت نازک ہو خانہ جنگی کا خوف ہو +

ضلع رنگپور میں انسداد ہیضہ کے لئے راجہ گوبند لال رائے نے ایک ہزار روپیہ عنایت کیا +

منی پور کے قتل عام میں ۶۰۵ انگریزی آدمی قتل ۴۰ زخمی ہوئے +

اضلاع گوجرانوالہ و جھنگ کی غیر آباد اراضی کے آباد کرنیکی تجویز پیش ہو +

گورنر بمبئی نے جنگلات سوپہ میں ایک دن ۲ شیر شکار کئے +

بنارس میں مخبر نے خبر دی کہ ایک رانی کے مکان میں وہ اسباب ہی جو بلوائیوں نے لوٹا ہی۔ پولیس پہنچی۔ رانی کے آدمیوں نے جنگ کی۔ اور پولیس کو بہت صدمہ پہنچا +

لکھنؤ کا اخبار لکھتا ہی کہ ہر چہار طرف ڈاکہ زنی کی اسقدر ہانک پکار ہی کہ اور کوئی خبر سُننے ہی میں نہیں آتی۔ دیکھئے یہہ ہولناک گھیں کب تک پولیس کی سرپرستی سے اُبھرتی جاتی ہیں +

۲ مئی کے اخبار عام سے معلوم ہوا کہ کثرت ٹڈی دل کے باعث جہلم کا بورڈ سکول بند کیا گیا۔ بڑا غضب مچا ہی۔ تحصیل تلہ گنگ میں ...۶۱۰۰ من ٹڈیاں ماری گئی۔ تاہم راستہ چلنا دشوار ہی +

منگل کی شام کو لاہور میں سخت طوفان ژالہ باری واقع ہوا۔ موسم خنک ہی۔ بارہ منٹ تک زور سے اولے پڑے۔ بڑے بڑے تھے نشان گرانی ! +

افسوس کی بات ہی کہ بقول اخبار عام راجہ فریدکوٹ نے اپنے ولیعہد کو خارج کیا۔ وجہہ نفاق باہمی ہی ولیعہد صاحب دونوں عورتوں کے ہمراہ فریدکوٹ سے چلدیئے +

نواب وقار الملک کے صاحبزادے مولوی محمد احمد صاحب کی شادی لنڈن میں مس پنج کے ساتھ نواب ممدوح کی اجازت سے ہوئی۔ مہذب لکھنؤ اس لئے انہیں مبارکباد دیتا ہی +

مہذب لکھنؤ لکھتا ہی کہ بنارس کے بلوائیوں کا راجہ شیو پرشاد کے مکان پر بغرض حملہ جانا صاف اسبات کا اظہار ہی کہ مسلمان اس جوش کے پیدا کرنیوالے نہ تھے +

مسلمان جو بنارس میں صرف ایک غرض کے لئے ساتھ لے لئے گئے جو یقیناً ان کے جیتیں نہ بھیجے جانے پر پوری ہو جائیگی +

بقول انڈین گرینک عفریت چانڈو خان نے دنیا کے ایک کونے سے سفر کرتے ہوئے دوسرے کونے تک لنڈن میں بھی اپنا قدم جمالیا۔ اسوقت ایسٹ اینڈ میں کئی چانڈو خانے ہیں +

پیرس (فرانس) کے کل بازاروں اور گلیوں کی لمبائی چھ سو میل خیال کی گئی ہی۔ خوبی عمارات و نفاست تعمیرات کے لئے یہہ شہر دُنیا بھر میں مشہور ہی +

شاہ جاپان سیر یورپ کو جاتے ہیں۔ سُنا ہی کہ وہ قسطنطنیہ کو بھی جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سیر یورپ سے یقیناً شاہ جاپان بہت مستفید ہونگے +

سینٹ پٹرسبرگ کے بڑے گرجا میں آگ لگی۔ بڑی محنت سے اتنا ہوا کہ بالکل مسمار نہیں ہوا۔ تاہم بائیس تئیس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا +

مہذب لکھنؤ افسوس کرتا ہی کہ عالم تصویر کا نیوز نے جو نوٹ محمد نامے گھوڑے کی نسبت لکھا ہی۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اسلامی انجمنیں اسکی نسبت ابتک کیوں خاموش ہیں کیا یہہ سمجھ لیا جاوے کہ مسلمانوں سے اب اسلام کی وقعت اور عزت بھی جاچکی ؟ +

ہفتہ گذشتہ کے پاینیر میں لکھا ہی کہ محصول نمک آٹھ آنہ فی من کے حساب سے کم ہونا چاہئے۔ اور ایک ہزار سے کم آمدنی والوں کو ٹیکس سے بری کرنا مناسب ہی +

نواب سر آسمان جاہ نے اپنی سواری کے لئے جو ریلوے گاڑیاں تیار کرائی ہیں وہ ۵۰ فیٹ طویل ہیں۔ اور انپر ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہی +

بقول مدراسی ہمعصر عبدالواحد پلیڈر جو پہلی تحقیقات مقدمہ خون مسیحی مقتولہ مسماۃ ممتاز بی میں چھوڑ دیا گیا تھا۔ لیکن پُر زور کرنے سے شریک جرم خیال کیا جاتا تھا خوف سے روپوش ہو گیا ہی۔ اسکی فراری نے مقدمہ کو زور دار کر دیا ہی۔ لیکن کہتے ہیں کہ وہ کلبرگہ میں گرفتار کیا گیا ہی +

افواہاً سُنا گیا کہ لکھنؤ سٹیشن پر کچھ روپیہ چوری گیا +

وفاتِ شباب

ہمنے افسوس کے ساتھ سُنا کہ ٹانڈہ گڈھ۔ راجپوتانہ کی سرکاری ڈسپنسری کے ڈاکٹر ڈنگا تھ صاحب کی اہلیہ نے ۱۶۔ اپریل سنہ رواں کو اس دار فنا سے گذر کے عالم بقا میں قدم رکھا۔ یہہ ایک دیندار اور تادم واپسین اپنے نجات دینے والے کا دم بھرنیوالی دیسی مسیحی بی بی تھی۔ ہم ڈاکٹر موصوف کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں +

ایڈیٹر

شکریہ

ہم اپنے معزز و فاضل عنایت فرما کے شکرگذار ہیں جنہوں نے ہمیں اطلاع بخشی کہ ملکہ معظمہ کو قیصرہ نہیں بلکہ قیصر لکھنا مناسب ہی۔ قیصرہ جب کہہ سکتے تھے جب انکا شوہر قیصر ہوتا۔ علاوہ ازیں مردانہ لفظ اظہار شوکت کے لئے انہیں دیا گیا ہی۔ معلوم نہیں کہ انگریزی میں یہہ امر کیوں ملحوظ نہ رکھا گیا۔ اور بجائے امپرر جسکا ترجمہ قیصر کیا گیا ہی۔ امپرس بلفظ مونث مطبوع اور مسکوک ہوا +

ایڈیٹر

التماس

مولوی صفدر علی صاحب کا مضمون (مسیحیوں کی تعلیم) جو ۲۔ اپریل ۱۹۰۸ء کو جلسہ چرچ کونسل پنجاب میں بمقام امرتسر پڑھا گیا چھپوایا گیا ہی اور حسب خیال خود بھائیوں کی خدمت میں بھیجا گیا ہی۔ اب سب بھائیوں کی خدمت میں التماس ہی کہ جس صاحب کو زیادہ ضرورت ہو یا جس صاحب کے پاس بھوا رسالہ مذکور نہ بھیجا گیا ہو وہ بندہ راقم سے منگالیوے دنقدت +

راقم بندہ شیر سنگھ باجوہ منصف

جالندھر

مخمّس زہیر برغزل دعائیہ حضرت سفیرؔ

از بیکس

جورِ غم و محن سے ہوں ناچار آج کل
مغموم و بیقرار ہوں بیمار آج کل
خونِ جگر سے میرے تو ہر بار آج کل
لکھّا ہی قلم دُعائیہ اشعار آج کل
بندِ الم میں دل ہی گرفتار آج کل

سوزاں تپِ محن سے ہوں دلپر ملال ہی
ہر دم ہجومِ فکر سے جینا وبال ہی
تیری مدد بغیر تو بچنا محال ہی
اے روحِ پاک تیری ضرورت کمال ہی
تیرا ہی روز و شب ہوں طلبگار آج کل

گردابِ رنج و فکر سے ایسا پڑا فتور
فرحت ہوئی خیال تو عنقا بنا سرور
بحرِ الم سے جز تیرے ممکن نہیں عبور
تیری تسلّی بخش رفاقت ہی ہو ضرور
دلپر کئے ہجوم ہیں افکار آج کل۔

از بس ہوں غم رسیدہ فگار اور سینہ چاک
تیرے درِ کرم پہ میں آیا ہوں ہوکے خاک
عاجز ہوا ہوں دستِ جفا سے میں سوزناک
حلّالِ مشکلاتِ دو عالم مسیحِ پاک
پہنچو مدد کو اے شہِ ابرار آج کل ✱

غیروں کے بدسلوک سے اور بیحیائی سے
اُنکے فریب و مکر و دغا اور برائی سے
وارِ قضا کے دھوکے سے اور بیوفائی سے
دُنیا کی جو زرشتی و گندم نمائی سے
دل اپنا ہی کمال ہی بیزار آج کل۔

اس ورطۂ الم میں نہ جی اب خراب ہو
اے مستجیب میری دُعا مستجاب ہو
ایسا نہ ہو یہ کشتیِ دل غرقِ آب ہو
اے ناخدائے زورقِ عالم شتاب ہو
سر سے گذر چلی ہی میرے دعا آج کل

مشکل کشائی کر تو اب اے کارسازِ خلق
حامی ہو جلد صاحبِ نقش و طرازِ خلق۔
حاجت روائی کر تو اے دانائے رازِ خلق
وقتِ مدد ہی دیر نہ کر چارہ سازِ خلق۔
مایوس ہی سبھوں سے دلِ زار آج کل

تیرے سوا کون ہی چشمہ حیات کا
مجمع ہی تو ہی جملہ الٰہی صفات کا۔
بیٹھا ہوں منتظر میں تیرے التفات کا
اے نوحِ حشر تو ہی سفینہ نجات کا
گردابِ غم میں ہوں میں گرفتار آج کل

ابرِ الم محیط ہی دلپر میرے یہاں
دریائے موج خیز ہی جاں پر میرے رواں
اپنے ہراس و یاس کا میں کیا کروں بیاں
کشتی شکستہ شدتِ طوفانِ امتحاں
اس کشمکش سے بچنا ہی دشوار آج کل

مسکین ہوں غریب ہوں ناچار و بے نوا
حامی نہیں ہی کوئی بھی شاہا تیرے سوا
تیرے ہی نام پاک کا ہی مجھکو آسرا
دستِ مدد بڑھا کے مجھے تھام لے شہا
بحرِ الم سے کر تو مجھے پار آج کل ✱

شاداں رہے ذہیرؔ یہاں شام اور سحر
بادِ خطا کا اُسپہ نہ ہووے ذرا اثر
دستِ جفا سے اسکو نہ پہنچے کوئی ضرر
عمرِ دو روزہ خدمتِ عیسیٰ میں ہو بسر
ہی یہ دُعا سفیرؔ کی ہر بار آج کل

لودیانہ

ہمارے لوکل نامہ نگار نے اُس عرضی کا ترجمہ (جو پٹواریوں کو بخدمت صاحب کمشنر بہادر کے پیش کرنے کو برخلاف شیخ میراں بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر گذرانی تھی) اُردو کر کے بھیجا ہی جسکو ہم بجنسہٖ درج اخبار کرتے ہیں کہ "شیخ میراں بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر نے ہم غریب پٹواریوں پر اسقدر ظلم و تشدد جایز کر رکھا ہی کہ بے تحاشا یہی چاہتا ہی کہ ہم لوگ زہر کھا کر ہلاک ہو جاویں خفیف بدرات نکالتے ہیں جو بالکل قابل لحاظ نہیں ہوتی ہیں اور اُسپر سخت جرمانہ جو نصف تنخواہ سے کہیں زیادہ ہوتا ہی جو قواعد پٹواریان کے منشا کے برخلاف ہی ہم لوگوں پر کیا جاتا ہی گالی گلوج اور مار پیٹ اور بے عزتی کرنا اُن کا ایک ادنیٰ شیوہ ہی۔ روزنامچہ پر اسوقت تک دستخط نہیں ہوتے جبتک حلقہ سے باہر چار پانچ کوس اپنے گھوڑے کے ہمراہ بھگاتے ہوئے نہ لیجاویں۔ اس قحط سالی میں تنخواہ قلیل ہی جرمانہ پر جرمانہ ہو رہا ہی۔ بعض اوقات ساری تنخواہ وضع کیجاتی ہی۔ ہم غریب پٹواریوں کی اس امر کی شہادت سارے ضلع کے لوگ جنکا تعلق شیخ صاحب کے محکمہ سے ہو اچھی طرح سے دیسکتے ہیں تحقیقات فرمائی جاوے۔ اور انصاف ہو" (ایڈیٹر) اگر شیخ صاحب موصوف کا یہی حال ہی جیسا کہ سُنا گیا تو نہایت افسوس ہی ✱

گرمی روز بروز ترقی پر ہی۔ کسی موسمی بیماری کی کوئی شکایت نہیں سُنی جاتی۔ اس ہفتہ کی رپورٹ یہہ ہی کہ پیدائش ۲۹۔ اموات ۲۳ ✱

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وائلی منیجر کے اہتمام سے چھپا